# ”عملی تبلیغ“ کا ایک عجیب انداز

مولنا مفتی طارق محمود صاحب

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولنا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: دوسروں کی فکر میں پڑنا... میں یہ نہیں کہتا کہ برا ہے، بلکہ عبادت ہے کہ کسی کو نفع پہنچے، مگر اس زمانہ میں اکثر دوسروں کو نفع کم پہنچتا ہے اور اپنا اچھا خاصا نقصان ہوجاتا ہے جو نقصان کا سبب ہے۔ اس لیے پہلے آدمی کو اپنی فکر کرنی چاہیے پھر دوسروں کی خدمت بھی ایک حد تک سہی۔ اور یہ اپنی فکر ایسی چیز ہے کہ مرتے دم تک بھی اس سے نجات مشکل ہے۔ باقی اُمر بالمعروف (نیکی کا حکم) بھی اچھی چیز ہے مگر اس کی بھی حدود ہیں، کیا ہمارے بزرگ اُمر بالمعروف (نیکی کا حکم) نہیں کرتے تھے؟ مگر چپکتے بھی نہیں پھرتے تھے، ان کے اُمر بالمعروف کا نہایت محبوبانہ طرز تھا۔ ہم کو بھی وہ طرز پسند ہے، اور اب تو اس کی بھی نہایت بری صورت اختیار کرتے ہیں۔ وہ حضرات اُمر بالمعروف (نیکی کا حکم) کا وہ طریق اختیار کرتے تھے کہ وہ نفع مند ہوتا تھا اور آج کل اس کی قطعاً رعایت نہیں کی جاتی۔ یا تو اس طرح پر اُمر بالمعروف (نیکی کا حکم) کیا جاتا ہے کہ جس سے مخاطب کو وحشت ہو اور یا اس طرح چاپلوسی کے لہجہ میں اُمر بالمعروف (نیکی کا حکم) کرتے ہیں کہ جس سے دِین طالب ہو اور وہ مطلوب سمجھا جائے اور دین کی بے وقعتی ہو۔ مجھ کو ایسی باتوں سے غیرت آتی ہے جن سے دین اور اہلِ دین کی بے عزتی ہوتی ہو۔ ایک مرتبہ ایک ڈپٹی صاحب اُوپر سے آرہے تھے اور میں اسٹیشن سے سوار ہوا، ڈپٹی صاحب سے باتیں ہوتی رہیں، اسی دوران مغرب کا وقت آگیا، میں نماز کے لیے اُٹھا اس وقت میرے ایک دوست نے مجھ سے کہا کہ ڈپٹی صاحب نماز نہیں پڑھتے ان کو کہنا چاہیے۔ میں نے کہا کہ میں نہ کہوں گا جنت میں تو جائیں ڈپٹی صاحب اور احسان ہو اشرف علی پر۔ دِین کسی کا طالب نہیں خود مطلوب ہے۔ میں کیوں کہوں؟ کیا ان سے یہ نہیں ہوسکتا کہ اُٹھ کر وضو کر کے نماز پڑھ لیں؟ کیا نماز کی فرضیت ان کو معلوم نہیں؟ کیا نماز نہ پڑھنے کی وعیدوں سے یہ اَنجان ہیں؟ غرض! ہم نے مغرب کی نماز پڑھی، ڈپٹی صاحب کا خیال تھا کہ میں نے چوں کہ نماز نہیں پڑھی، یہ مجھ سے اب نہ ملے گا، مگر میں نماز پڑھ کر اسی بشاشت سے ان کے پاس جا بیٹھا اور باتیں کرنے لگا۔ مجھ سے تو نہیں اور ساتھیوں سے کہا میں تو ذبح ہوگیا۔ اگر نماز کو کہا جاتا تو مغرب کی نماز تو ضرور پڑھ لیتا مگر پھر کبھی نہ پڑھتا اور اب مغرب کی نماز تو قضا ہوئی مگر پھر اور کبھی کوئی نماز قضا نہ ہوئی۔ پکے نمازی ہوگئے۔ سو کہیں تو کہنے سے نفع ہوتا ہے، کہیں نہ کہنے سے نفع ہوتا ہے۔ مختلف مواقع ہیں۔

(ملفوظاتِ حکیم الامت 6/168-169)

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح سمجھ اور اُس پر عمل نصیب فرمائیں آمین